"مدارس عربیہ کی اصلاح"

جریدہ اہلحدیث کو جواب

مکرم محترم جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث زید مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہلحدیث مجریہ ۱۲ اگست ۱۹۳۸ء کا مضمون پڑھا جواباً گذارش ہے کہ جس طرح جناب کی دوربین نگاہیں مدرسہ رحمانیہ دہلی پر رحم وکرم کے ساتھ اٹھیں اور اٹھ رہی ہیں اسی طرح والد صاحب مرحوم بھی اس کی ترقی کے کسی پہلو کو چھوڑتے نہ تھے بھلا جو شخص اپنا کاروبار اور کل اشغال چھوڑ کر اسی کا ہو رہا ہو۔ جو ہزار ہا کی رقم ہر سال اس پر خرچ کرتا ہو۔ جو سارا دن اسی میں گذارتا ہو۔ بلکہ جسے دن رات یہی ایک دُھن لگی رہتی ہو وہ کس طرح اس سے اور اس کی ترقی کی کسی شاخ سے غافل رہ سکتا تھا؟ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مگر جب کبھی جناب نے یہ سکیم پیش کی غفران مآب والد ماجد صاحب مرحوم نے اسے منظور نہ فرمایا بلکہ ان کے دل پر ایک چوٹ لگی۔ پس میں بھی با دب عرض کروں گا کہ آپ مدرسہ رحمانیہ کو توسر دست اسکی حالت پر چھوڑ دیجئے اور دوسرے مدارس پر یہ تجربہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے بلند ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔

عبدالوہاب (مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

جمعیۃ الخطابۃ کا سالانہ اجلاس

(از مدیر)

قارئین محدث اس سے ناآشنا نہیں کہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں تعلیم کے ساتھ ساتھ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے بہترین مبلغین پیدا کرنے کیلئے تقریر وخطابت کا بھی بہترین انتظام ہے۔ چنانچہ اساتذہ کی زیر نگرانی اس مقصد کی تکمیل کیلئے ایک مستقل انجمن "جمعیۃ الخطابۃ" کے نام سے قائم ہے جس میں ہر پنجشنبہ کو لڑکے مجوزہ پروگرام کے مطابق عربی اور اردو میں مختلف عنوانات پر تقریریں کرتے ہیں اور پھر عمدہ اور کامیاب مقررین کو ہر ہفتہ حوصلہ افزا انعامات دیے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ سال بھر قائم رہتا ہے اور تعلیم ختم ہونے پر جب سالانہ امتحان کی تیاری میں لڑکے منہمک ہونا چاہتے ہیں تو اس انجمن کا ایک نہایت بارونق اور مہتم بالشان آخری اجلاس منعقد ہوتا ہے۔ سال رواں کے اس آخری اجلاس کے بعد تقریباً چار مہینے کیلئے یہ دلچسپ علمی مشغلہ ملتوی کر دیا جاتا ہے اور پھر تعطیل کلاں کے بعد جب مدرسہ کا نیا سال شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی اس مجلس کی بھی تجدید ہوتی ہے۔ نئے عہدیداران اور تازہ دم ممبران کی کوشش سے اس کی نشاط انگیزیاں پھر عود کر آتی ہیں۔ ہر ہفتہ بادہ نوشانِ علم وحکمت کی محفل گرم ہوتی ہے اور پھر جام پر جام لنڈھائے جاتے ہیں۔ اور "رندان مشرب" جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں ؎

تا حشر یہ گردش میں ترا پیمانہ رہے

لیکن آپ کو معلوم ہے کہ اس سال وابستگانِ "رحمانیہ" پر خصوصیت کے ساتھ رنج والم کا جتنا بڑا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اور غم